

Tu Hai Manzil Main Tera Musafir novel by Iram Raheel  
Kitab Nagri Special



# Tu Hai Manzil Main Tera Musafir novel by Iram Raheel

## Kitab Nagri Special

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](https://www.facebook.com/KitabNagriOfficial)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے

سے گریز کیا جائے۔

# تو ہے منزل میں تیرا مسافر

ناول

ارم راہیل

قسط نمبر: 9

سب باتوں کو جھٹک کر فرہاد نے اپنے کپڑے نکالے اور آفس جانے کے لیے تیار ہونے لگا۔ تیار ہو کر کمرے سے باہر نکلا تو اماں فون پر کسی سے بات کر رہیں تھیں۔

"یہ لڑکا تو میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔ اس چڑیل کی یاد آ کیسے گئی۔۔۔ اتنے سال بعد۔۔۔ اور جناب کے لہجے میں محبت ہے فکر ہے۔۔۔ مجھ سے ہی لڑ رہا ہے اس کے لیے۔۔۔" ان کی بات پر فرہاد نے گہری سانس بھری یقیناً فہم بھائی کو اب اس کے بارے میں بتا رہیں تھیں۔ وہ ان کی نظر سے بچتا ہوا باہر نکلا تھا۔

"آہ اماں آپ جانے کب سمجھیں گی۔۔۔ پتہ نہیں سمجھیں گی بھی یا نہیں۔۔۔ آپ نے تو اس معاملے میں بابا کو بھی معاف نہ کیا تھا۔۔۔ پھر میں کیا چیز ہوں۔۔۔" فرہاد ماں کی طرف سے ناامید سا ہوا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ

## Kitab Nagri Special

رہی تھی اماں کو کیسے سمجھائے۔ وہ خوش نہیں تھیں تو اس کی خوشی بھی ادھوری تھی۔ ان کی خوش اور چاہت کے بنا وہ بھی پورے دل کے ساتھ خوش اور مطمئن نہیں ہو سکتا تھا۔ کیا کرتاں تھیں۔ اور ماں سے محبت سب کو ہوتی ہے۔ چاہے وہ اولاد کی خوشی کا خیال کرے یا نا کرے ماں کا درجہ تو ویسا ہی رہتا ہے۔ اس سے نفرت تو نہیں ہو سکتی نا۔ اپنی ایک خوشی کے لیے ہم وہ سب نظر انداز نہیں کر سکتے جو وہ ہمارے لیے کرتی ہے۔

"یا اللہ۔۔۔ اماں کا معاملہ میں تیرے حوالے کرتا ہوں۔۔۔ تو ہی ان کے دل میں رحم ڈال دے اور میرے معاملے کو حل فرما دے۔۔۔" فرہاد نے دل سے دعا کی تھی۔ سڑک پر گاڑی دوڑاتا وہ انہی سوچوں میں گم آفس پہنچا تھا۔

آفس پہنچ کر وہ اپنے روم تک جا رہا تھا۔ جب اسامہ بھی سب کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس نے ایک سرسری نظر اس پر ڈالی اور سلام کا جواب دیتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ بابر صاحب سے کچھ معاملات پر تفصیلی بات چیت ہو رہی تھی۔

"سر کل وہ نیازی کے ساتھ کل کی میٹنگ فائنل ہو چکی ہے۔۔۔ کل صبح دس بجے آئیں گے وہ۔۔۔"

"ہوں آپ ان سے میٹنگ کرے پھر جو بھی بات طے ہوگی مجھے انفارم کر دیجئے گا۔۔۔" فرہاد نے فائل جو وہ دیکھ رہا تھا ٹیبل پر رکھی۔

"کیا مطلب سر۔۔۔ کیا آپ نہیں ہوں گے۔۔۔" بابر صاحب فرہاد کے جواب پر حیران ہوئے تو پوچھے بنانا رہ سکے۔

"نہیں مجھے کل لاہور جانا ہے۔۔۔ تو میٹنگ آپ ہی اٹینڈ کریں گے۔۔۔" فرہاد نے انھیں دیکھا۔



## Kitab Nagri Special

"لیکن سر۔۔"

"لیکن کیا بابر صاحب۔۔۔ آپ پہلے بھی میری جگہ میٹنگ اٹینڈ کرتے ہیں۔۔۔ اور اس کمپنی کے معاملات بھی آپ نے ہی دیکھے تھے۔۔" اس نے ان کی بات کاٹی۔

"جی سر۔۔۔ لیکن وہ بات الگ تھی۔۔۔ ابھی وہ اس کمپنی میں پارٹنر شپ کے لیے میٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ میں سمجھتا ہوں آپ کا ہونا ضروری ہے کیونکہ۔۔" بابر صاحب جھجھکے تھے۔

"بابر صاحب۔۔" فرہاد نے پھر ان کی بات کاٹی۔

"جی۔۔" بابر صاحب نے خاموش ہو کر انہیں دیکھا۔

"مجھے آپ پر بھروسہ ہے۔۔۔ اور آپ بے فکر ہو کر میٹنگ اٹینڈ کریں۔۔۔ اگر کوئی مسئلہ ہو تو مجھے کال کر لیجئے گا۔۔۔ ویسے میں ان کی پروفائل پڑھ چکا ہوں۔۔۔ مجھے ایسی کوئی قابل گرفت بات نہیں لگی۔۔" فرہاد نے انہیں تسلی دی۔

"جی ٹھیک ہے سر۔۔۔" بابر صاحب نے سر ہلایا۔

"اور کیا مس فارہ آئی ہیں۔۔"

"مس فارہ نو سر۔۔۔" بابر صاحب نے چونک کر انہیں دیکھا۔

## Kitab Nagri Special

"اچھا انھیں فون ملایے اور آفس آنے کا کہیں۔۔" بابر صاحب کو اس بات کی بالکل امید نہیں تھی جو کچھ کل ہوا تھا انھیں لگا تھا اب فارہ کو جاب سے نکال دیا جائے گا۔ بلکہ نکال دینا چاہیے۔ یہ ان کی اپنی سوچ تھی۔ جس کا عکس تذبذب بھرے تاثرات کی صورت ان کے چہرے پر آیا تو فرہاد پوچھے بنانا رہ سکا۔

"کچھ مسئلہ ہے بابر صاحب۔۔"

"آخری فیصلہ تو آپ کا ہی ہو گا۔۔ لیکن کل ان کا جو رویہ رہا مجھے لگا اب ان کے لیے آفس میں جگہ نہیں ہونی چاہیے۔۔۔" بابر صاحب کا لہجہ صاف تھا۔

"ہوں تو اسامہ کے بارے میں بھی آپ کا یہی خیال ہو گا۔۔" فرہاد نے پرسوچ انداز میں انھیں دیکھا۔  
"نہیں سر۔۔۔ مجھے اسامہ اس میں اتنے قصور وار نہیں لگے۔۔ اور مس فارہ نے آپ سے بد تمیزی کی تھی۔۔۔"

"بابر صاحب۔۔۔ آپ فارہ کو فون کر کے آفس آنے کا کہیے اور اسامہ کو میرے روم میں بھیجیں۔۔۔" فرہاد نے دو ٹوک انداز میں کہا تو وہ خاموشی سے سر ہلا کر باہر نکل گئے۔  
www.kitabnagri.com

"یس سر۔۔" کچھ دیر اسامہ اس کے روم میں موجود تھا۔ فرہاد نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا کہا۔ تو وہ بیٹھ گیا۔

"آپ کو یہاں جاب کرتے کتنا عرصہ ہوا ہے۔۔۔"

"سر ایک ماہ سے کچھ دن اوپر ہوئے ہیں۔۔" اسامہ الجھن بھرے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔

## Kitab Nagri Special

"یعنی آپ ایک منٹھ کی پے لے چکے ہیں۔۔۔" فرہاد نے ایک ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

"جی سر۔۔" اسامہ کو اس سوال کا مقصد سمجھ نہیں آیا تھا۔

"اوکے اسامہ۔۔۔ میں نے آپ کو رد ا کے کہنے پر اپائنٹ کیا تھا۔۔۔ لیکن میں آپ کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں۔۔۔ سو آپ اس جاب کو جاری نہیں رکھ سکتے۔۔۔" فرہاد اس پر نگاہیں جما کر بولا تھا۔

"لیکن سر۔۔۔ میں نے اتنی محنت کی۔۔۔ آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔۔" فرہاد کے حتمی لہجے میں کہی بات پر وہ کچھ سیکنڈ تو خاموش رہ گیا۔

"سوری اسامہ۔۔۔ ڈونٹ مائنڈ۔۔۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔" فرہاد کا انداز قطعی ہوا تھا۔

"اوکے۔۔" وہ اکھڑ انداز میں بولتا اٹھا تھا۔ اور باہر نکل گیا۔

"سر آپ نے اسامہ کو جاب سے نکال دیا۔۔۔" بابر صاحب نے حیرانگی سے اندر آتے ہوئے پوچھا تھا۔

"جی۔۔" فرہاد موبائل میں مصروف تھا۔ گردن اٹھائے بغیر جواب دیا۔

www.kitabnagri.com

"لیکن کیوں۔۔"

"کیوں کہ اس کی کارکردگی اتنی قابل ستائش نہیں تھی اس لیے۔۔" فرہاد نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے سر اٹھا کر انھیں دیکھا۔

"لیکن سر۔۔"

## Kitab Nagri Special

"بابر صاحب۔۔۔ آپ کو فارہ کو کال کرنے کا کہا تھا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔" فرہاد نے ان کی بات کاٹی۔

"جی سرائیوں نے کال نہیں اٹھائی۔۔۔"

"او کے دوبارہ کریے ان کو کال۔۔۔ میرے سامنے۔۔۔"

"او کے سر۔۔۔" بابر صاحب نے کہہ کر موبائل میں فارہ کا نمبر ڈائل کرنے لگے۔ دوسری طرف بیل جا رہی تھی۔

\*\*\*\*\*

فارہ کا موڈ بہت خراب ہو چکا تھا۔ اور موڈ کی بحالی کے لیے اس کے پاس کوئی ذریعہ بھی نہ تھا۔ سوہا ہوتی تو اس کے ساتھ ہی باتیں کر لیتی تو کچھ تو موڈ بہتر ہوتا۔ وہ یونہی بیڈ پر لیٹی تھی۔ موبائل بھی پاس ہی پڑا تھا۔ فون بجنے پر اس نے نہیں اٹھایا۔ بلکہ نمبر بھی نہ دیکھا کہ فون کس کا ہے۔ کچھ دیر بعد پھر سجا تو اس نے بیزارگی سے ہاتھ لمبا کر کے فون پاس گھسیٹا۔ بابر صاحب کی کال آرہی تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔۔" اس کال پک کر لی۔ اور یونہی لیٹے ہوئے فون کان سے لگایا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔" مس فارہ۔۔۔ آپ آج آفس نہیں آئیں۔۔۔" بابر صاحب نے کہتے ہوئے فرہاد کی جانب دیکھا۔ جو انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔



## Kitab Nagri Special

"جی سر۔۔۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔" ان کے سوال پر فارہ جی بھر کر حیران ہوئی تھی۔ آج سے پہلے تو کبھی بابر صاحب نے اسے فون نہیں کیا تھا۔ چلو فون کر بھی لیا لیکن صرف یہ پوچھنے لے لیے کہ وہ آفس کیوں نہیں آئی۔ بہت حیران کن بات تھی۔

"مس فارہ آپ کو کل آفس لازمی آنا ہو گا۔۔۔ کیونکہ آپ پہلے ہی کافی چھٹیاں کر چکیں ہیں۔۔۔ مزید چھٹی ہم افورڈ نہیں کر سکتے۔۔۔"

"جی سر میں کل آفس آؤں گی۔۔۔" ان کی بات پر اس نے کہا۔ ویسے بھی فارہ کو خود اپنا کل کارویہ کچھ اچھا نا لگا تھا۔ اسے لگ رہا تھا اسامہ کے ساتھ اس نے کل کچھ زیادہ ہی اوورری ایکٹ کر دیا تھا۔ اتنی امیجور وہ کبھی بھی نہیں رہی تھی۔ جانے اب کیوں وہ اتنا غصہ کرنے لگی ہے۔ اور غصے میں چیزیں اس سے خراب ہو رہیں تھیں۔ سو وہ سوچ چکی تھی کہ آفس نارمل انداز میں جایا کرے گی۔ اور فضول باتوں اور فضول لوگوں کو خود پر اتنا سوار نہیں کرے گی۔

"اوکے۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔" بابر صاحب نے اس کی بات کا مختصر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اللہ حافظ۔۔۔" فون بند ہوا تو فارہ نے فون کو پھر پرے کر دیا۔ اور یونہی بے مقصد کبھی چھت کو دیکھتی کبھی سامنے۔

"یوں تو میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔ کمرے میں بند رہ کر۔۔۔" فارہ نے تھکے ذہن کے ساتھ سوچا تھا۔ اور باہر جانے کے لیے سوچنے لگی لیکن باہر جانے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا۔ اکیلی جاتی بھی تو کہاں جاتی۔ بھوک بھی لگ رہی تھی۔ لیکن دل ہر چیز سے اچاٹ تھا۔ عجیب بے چینی بھری کیفیت نے دل و دماغ کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔

# Tu Hai Manzil Main Tera Musafir novel by Iram Raheel

## Kitab Nagri Special

\*\*\*\*\*

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے  
سے گریز کیا جائے۔

## Kitab Nagri Special

"سروہ کل آئیں گی۔۔" بابر صاحب نے فون رکھ کر کہا تو فرہاد نے سر ہلایا۔ لیکن بابر صاحب الجھن میں تھے۔ کہ اسامہ کو جاب سے کیوں نکالا اگر کسی کو نکالنا تھا تو وہ فارہ کو ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ کل اس نے فرہاد کے ساتھ بھی بد تمیزی کی تھی۔ فرہاد کسی حد تک ان کی الجھن جانتا تھا۔ فرہاد نے لیپ ٹاپ پر کچھ اوپن کیا اور اس کو گھما کر بابر صاحب کے سامنے کیا۔

بابر صاحب نے سکرین پر نظریں جمائیں جہاں پر کیمرے کی ریکارڈنگ چل رہی تھی۔ فارورڈ میں۔ لیکن وہ سب آسانی سے دیکھ اور سمجھ رہے تھے۔ یہ اس کیمرے کی ریکارڈنگ تھی جو فارہ کے ڈیپارٹمنٹ میں لگا تھا۔ اس میں با آسانی سب نظر آ رہا تھا اسامہ، فارہ اور باقی کے کو لیگز۔ کچھ دیر سکرین پر دیکھنے کے بعد بابر صاحب نے سوالیہ نظریں اٹھا کر انھیں دیکھا۔

"غور سے دیکھیے بابر صاحب آپ کو کیا نظر آ رہا ہے۔۔۔" بابر صاحب نے الجھن بھرے انداز میں دوبارہ لیپ ٹاپ کی جانب دیکھا۔ وہ کچھ دیر دیکھتے رہے۔ دیکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے چہرے کے تاثرات بھی بدلتے رہے۔ ریکارڈنگ ویڈیو میں فارہ مسلسل کام کر رہی تھی۔ اسامہ آرام سے بیٹھا کبھی موبائل میں کبھی کمپیوٹر پر مصروف تھا۔ اور آفس روم سے جو فائل لے کر نکلتا وہ فارہ کو دیتا۔ یا فارہ جو فائل تیار کرتی وہ اٹھا کر ان کے کمرے کی جانب جاتا اور ظاہریوں کو تاکہ یہ سب اس نے ہی کیا ہو۔ اور ایسا ایک بار نہیں بار بار ہو رہا تھا کیونکہ یہ مختلف دنوں کی ریکارڈنگ تھی اور ہر ریکارڈنگ میں اسامہ کا انداز ایک جیسا تھا۔ وہ دس منٹ تک دیکھتے رہے۔ فرہاد خاموشی سے بیٹھا پیپر ویٹ گھماتا رہا۔

"یہ سب دیکھ کر کیا سمجھ آیا بابر صاحب۔۔"

## Kitab Nagri Special

"بہت کچھ سر۔۔" ان کے لہجے میں ہلکی سی شرمندگی تھی۔ انہیں کسی حد تک یہ بھی سمجھ آیا کہ کل فارہ کی اسامہ کے ساتھ چڑنے کی کیا وجہ ہو سکتی تھی۔ ورنہ وہ یہ بھی مانتے تھے کہ فارہ ایک محنتی اور کام کرنے والی لڑکی ہے۔

"آپ عمر میں مجھ سے بڑے ہیں اور تجربے میں بھی۔ میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔ اور آپ کی رائے کو اہم مانتا ہوں۔ لیکن آپ بھی یہ جانتے ہیں کہ میں جھوٹ اور بے ایمانی بالکل پسند نہیں کرتا۔ بھلے ہی میں آفس نہیں آتا لیکن میری ہر چیز پر نظر ہوتی ہے۔" فرہاد نے انہیں بہت کچھ واضح کیا تھا۔ بابر صاحب خاموشی سے سن رہے تھے۔

"آپ جانیے بابر صاحب اور جا کر کل کی میٹنگ کی تیاری کرے۔۔۔ مجھے آپ پر پورا اعتماد ہے۔۔" آخر میں فرہاد نے ان کو مسکرا کر دیکھا تو بابر صاحب کا اعتماد مزید بحال ہوا تھا۔

"جی سر۔۔۔ میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا۔" وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئے۔ پیچھے فرہاد گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔ موبائل بجاتا وہ سوچوں سے باہر نکلا تھا۔ نمبر دیکھا تو بھائی کا تھا۔

"اسلام و علیکم کیسے ہیں بھائی۔۔۔" فرہاد نے گہری سانس بھر کر کال اٹینڈ کی تھی۔ کسی حد تک بھائی کے فون کرنے کا مقصد جانتا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ میرے بھائی میں ٹھیک الحمد للہ۔۔۔ تم کیسے ہو۔۔۔" ان کی آواز جوش میں بلند تھی اور لفظوں پر خوب زور ڈالا گیا تھا۔ فرہاد جانتا تھا وہ اسے چھیڑنے کو ایسے بول رہے ہیں۔



## Kitab Nagri Special

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کی دعاؤں سے۔۔۔" اس کے جواب پر ان کا قہقہہ نکلا تھا۔ فرہاد کے لبوں پر بھی مسکان پھیل گئی۔

"میرے چھوٹے بھائی دعاؤں کی تو تجھے ابھی اور بہت ضرورت پڑنے والی ہے۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔" وہ کہہ کر پھر ہنسنے لگا۔ ان کے انداز پر فرہاد کا بھی قہقہہ نکل گیا۔

"یہ بتا۔۔۔ کر کیا دیا تو نے۔۔۔ بلکہ کیسے۔۔۔ مجھے تو کہہ رہا تھا۔۔۔ ابھی کچھ پتا نہیں۔۔۔ اور اماں سے ملو ابھی دیا۔۔۔" کچھ لمحوں بعد ہنسی تھمی تو پھر بولے لیکن فہیم بھائی کے لہجے میں ابھی بھی ہنسی کی کھنک سی تھی۔

"بس معلوم نہیں۔۔۔ کیسے ہو گیا۔۔۔ لیکن میں نے شکر ہی ادا کیا۔۔۔ کہ چلو یہ کام بھی جلدی نمٹ گیا۔۔۔" فرہاد گہری سانس بھر کر بولا۔

"ابھی کہاں نمٹ گیا بھائی۔۔۔ ابھی تو اور مشکل وقت شروع ہونا ہے۔۔۔" فہیم بھائی نے مزے لے لے کہا تھا۔

"ہاہ جانتا ہوں۔۔۔ لیکن اماں کو بتانا بھی تو ایک مشکل مرحلہ ہی تھا نا۔۔۔"

"لیکن یہ ہوا کیسے۔۔۔ اماں بہت ناراض ہیں۔۔۔" وہ سیریس تھا تو فہیم بھائی نے بھی سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہوں جانتا ہوں۔۔۔ مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا اماں یوں سر پر اندر دیں گی۔۔۔ بس پھر سب خود بخود ہو گیا۔۔۔"

"چلو وہ تو ہو گیا۔۔۔ اماں آگئیں تمہیں اس کے ساتھ دیکھ لیا۔۔۔ لیکن۔۔۔ تم نے اماں سے کیا بات کی۔۔۔ جب میری تم سے بات ہوئی تھی اس وقت تو تم نے کچھ اور کہا تھا۔۔۔" فہیم نے تفصیل جاننا چاہی۔

"بھائی سب بتاؤں گا۔۔۔ لیکن آپ جب پاکستان آئیں گے۔۔۔" فرہاد پیپر ویٹ گھماتے ہوئے بولا تھا۔

## Kitab Nagri Special

"تو پکڑو پھر اماں کے ساتھ فلائیٹ لاہور کی کیونکہ میں پر سوں رات کی فلائیٹ سے آرہا ہوں۔۔۔"

"کیا واقعی۔۔۔" فرہاد کو یقین نا آیا۔ پیپر ویٹ گھماتا اس کا ہاتھ تھما تھا۔

"ہاں یار دینا تو مجھے تم لوگوں کو سر پر اتر تھا لیکن کیا پتا یہ سر پر اتر بھی تم پر بھاری ناپڑ جائے۔۔۔ خیر اماں کو مت بتانا۔۔۔" فہیم بھائی نے اسے یقین دہانی کروائی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ بس اماں اب جانے پر راضی ہو جائیں۔۔۔" فرہاد کو نئی فکر ہوئی۔ اب جانے اماں واپس جانے کو راضی ہوتیں ہیں یا نہیں۔

"خیر وہ تو اب تمہارا کام ہے۔۔۔" فہیم نے اسے چھیڑا تھا۔ کچھ مزید ایک دو باتوں کے بعد فون بند ہو گیا۔ فرہاد نے پھیکی سے مسکراہٹ لبوں پر سجا کر فون ٹیبل پر رکھا۔ کچھ دیر آفس کے کام کے متعلق فائل دیکھیں۔ پھر بابر صاحب کو مطلع کر کے آفس سے نکل آیا۔

موسم اچھا تھا۔ خوشنمائی ہو اچل رہی تھی۔ گاڑی کالا کھولتے ہوئے اس نے گہری سانس لے کر تازہ ہوا کو اندر اتارا تھا۔

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

فرہاد کے دو ٹوک اور واضح انکار پر ایشال کا دل دکھتا ہلکا ویسے ہی جیسے اس نے پہلی بار اسے نکار کیا تھا۔ تب بھی سب سمجھتے ہوئے بھی وہ حقیقت سے نظریں چرا رہی تھی۔ اب بھی دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔ لیکن فرق یہ تھا جب اس وقت فرہاد نے اس سے رشتہ ختم کیا تھا۔ تب وجہ صرف یہ تھی کہ وہ شادی ہی نہیں کرنا چاہتا

## Kitab Nagri Special

تھا۔ یہ تو سب جانتے تھے کہ ندیم ملک کی وفات کے بعد وہ بہت بدل گیا تھا۔ جانے کہاں کہاں کی خاک چھانی تھی۔ اپنے باپ کے قتل کا انصاف مانگنے کے لیے۔ قاتل کو سزا دلوانے کے لیے۔ فرہاد اور فہیم دونوں نے ہی ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ لیکن ان کی سب محنت، وقت، پیسہ برباد ہوا تھا۔ انھیں انصاف نہیں ملا تھا۔ الٹا فہیم پر دوبارہ حملہ ہوا تھا۔ صرف اس لیے کہ وہ کیس واپس لے لیں۔ تب اماں نے رورو کر دونوں کو اس معاملے سے پیچھے کیا تھا۔ فہیم کو فیملی سمیت باہر شفٹ کر دیا گیا۔ اور فرہاد اس وقت سب سے ناراض تھا۔ ایک سال سے وہ اپنے باپ کے انصاف کے لیے درد کی خاک چھان رہے تھے لیکن انصاف تو دور کی بات اس معاملہ میں تاریخوں سے آگے بات نابڑھی تھی۔ وہ مایوس ہوا تھا۔ بابا جب اس دنیا سے گئے تھے۔ تب اس سے ناراض تھے۔ یہ دکھ اسے برچھی کی طرح اندر ہی اندر کاٹ رہا تھا اور گزرتے وقت میں اس دکھ میں اضافہ ہی ہوا تھا۔ انہی دنوں طارق صاحب ایشال کی شادی کر کے اپنی ذمہ داری سے بری ہونا چاہتے تھے۔

فارہ کو تو فرہاد خود ہی نکال چکا تھا۔ اور ایک سال ہو چکا تھا اس بات کو اس کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا کہاں گئی کدھر تھی۔ سو ایشال اور فرہاد کی شادی میں اب کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ کسی کو بھی اب کسی قسم کا اعتراض نہیں تھا۔ اماں نے فہیم سے مشورہ دیا۔ اس وقت فرہاد کی حالت ایسی تھی کہ انھیں یہ فیصلہ سہی لگا تھا۔ اس سے فرہاد اپنی شادی شدہ زندگی میں مگن ہوتا۔ اور اس کا دھیان باپ کی موت سے ہٹتا۔ وہ سب آپس میں سب ہی فائنل کر چکے تھے۔ فہیم بھی شادی کے لیے پاکستان آ رہا تھا۔ لیکن جب فرحت بیگم نے اس سے بات کی تو فرہاد کے جواب نے ان سب کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا تھا۔

"میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ ابھی بالکل نہیں۔۔۔ سوچوں گا کبھی جب اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔۔۔" اس نے صاف لہجے میں انکار کیا تھا۔

## Kitab Nagri Special

"یہ کیا جواب ہے۔۔۔ ایشال کیا یو نہیں ساری عمر بیٹھی رہے گی۔۔۔" فرحت بیگم کو اس جواب کی بالکل امید نہیں تھی۔ انھوں نے ناپسندیدگی سے اسے دیکھا۔

"کس نے کہا اسے بٹھائیں میرے لیے۔۔۔ آپ خالو جان سے بات کر کے اس کی شادی کہیں اور کروا دیں۔۔۔" فرہاد نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ اسے جیسے اس چیز سے کوئی فرق پی نہیں پڑ رہا تھا۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔ معلوم بھی ہے کیا بک رہے ہو۔۔۔" فرحت بیگم نے اسے یوں دیکھا جیسے وہ واقعی پاگل ہو گیا ہو۔ انھیں فرہاد پر غصہ آنے لگا۔

"جو بھی کہیں اماں میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔" فرہاد کا جواب وہی تھا۔ لہجہ ایک دم قطعی تھا۔

"شادی نہیں کرنا چاہتے یا ایشال سے ہی نہیں کرنا چاہتے۔۔۔" فرحت بیگم نے غصے سے اسے گھورا۔

"میں کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ پلیز اماں میرے سامنے بار بار یہ شادی کا ذکر مت کریں۔۔۔ مجھے

۔۔۔" فرہاد نے آگے لب بھینچے تھے۔ وہ کہنا چاہتا تھا۔ مجھے بابا یاد آتے ہیں۔ اور پھر ان کی ناراضگی یاد آتی ہے۔ اور جس دن ان کی موت ہوئی ان کی آخری صبح جو الفاظ انھوں نے اس سے کہے تھے۔

"تم جھوٹے ہو۔۔۔ اپنی زبان سے پھرنے والے انسان ہو۔۔۔"

یہ الفاظ اس کے دل میں کسی زہر بھرے تیر کی طرح گڑھ چکے تھے۔ اور یہ زہر ایسا تھا جو جان بھی نہیں نکال رہا تھا۔ لیکن تکلیف ایسی ہی دیتا جیسے جان نکل رہی ہو۔ لیکن جان نکلتی نہیں تھی۔ اسے سب یاد آتا تھا۔ اور جب یاد آتا تھا تو ایک پراذیت سی کیفیت پورے دل و دماغ کو گھیر لیتی تھی۔ تب درد اور بڑھ جاتا تھا۔



## Kitab Nagri Special

اس صبح وہ اس سے ناراض تھے۔ وہ جب اس دنیا سے گئے وہ اپنے دل میں اس کے لیے نفرت لے کر گئے تھے۔ وہ اس سے مایوس تھے۔ اس کی وجہ سے دکھی تھے۔ یہ احساس اسے اندر ہی اندر ختم کر رہا تھا۔

اسے پچھتاوا تھا وہ انھیں منا نہیں سکا۔ جب انھیں اپنے ہاتھوں سے آخری غسل دے رہا تھا۔ اس کے دل پر قیامت برپا تھی۔ اور جب ان پر پہلی مٹھی مٹی کی ڈالی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کچھ بھی ہو جائے کوئی معجزہ انہونی بس بابا اٹھ جائیں۔ واپس آجائیں قدرت کا نظام الٹ پلٹ ہو جائے۔ لیکن کچھ ناہوا۔ سوائے دل کی اذیت بڑھنے کے۔۔۔

کبھی کبھی انسان کو سامنے کی باتیں سمجھ نہیں آتیں۔ لیکن جب وقت گزر جاتا ہے۔ کوئی اپنا ہم سے اتنی دور چلا جاتا ہے وہاں جہاں اس کی واپسی کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا۔ تو ہم سوچتے کہ کتنی چھوٹی بات کے لیے اپنے پیارے کو ہم نے دکھی کیا تھا۔ درد دیا تھا۔ کاش ہم اس کی بات مان لیتے۔ کاش۔۔۔ یہ کاش ساری عمر کے لیے دل میں گڑھا رہ جاتا ہے۔۔۔۔ دماغ اور دل میں گردش کرتا رہتا ہے۔

اس کے شادی نا کرنے کے فیصلے پر فرحت بیگم نے اس سے بات کرنا چھوڑ دی۔ فہیم بھائی نے الگ اسے دن رات فون کر کے سمجھایا۔ اس نے ان کے فون اٹھانے ہی چھوڑ دیے۔ اور آخر میں ایشال سے بات ہوئی تھی۔ "تم بہت بدل گئے ہو فرہاد۔۔۔" ایشال کے انداز میں خفگی تھی۔ دکھ تھا۔

"ہوں۔۔۔ اسی لیے تو تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔" فرہاد نے اسے صاف لہجے میں کہا۔ ایشال کو اس کے الفاظ نے تکلیف دی تھی۔

## Kitab Nagri Special

"میں تمہارا دکھ بانٹنا چاہتی ہوں فرہاد۔۔۔ ہم دوست بھی تو ہیں نا۔۔۔ ہم مل کر لڑیں گے۔۔۔ جیسا تم چاہو گے  
میں ویسا کروں گی۔۔۔ ہر قدم پر تمہارا ساتھ دوں گی۔۔۔ لیکن پلیز یہ بات مت کرو۔۔۔" ایشال کے درد  
بھرے لہجے میں التجا تھی۔

"ایسا نہیں ہو سکتا ایشال۔۔۔ ہم صرف دوست ہیں اس کے علاوہ میں تمہیں کسی اور رشتے کی کوئی امید نہیں  
دینا چاہتا۔۔۔" ناچاہتے ہوئے بھی فرہاد کو اپنا انداز سخت کرنا پڑا۔

"امید تم نے مجھے اتنے پہلے سالوں دی تھی۔۔۔ ابھی تم صرف پریشان ہو۔۔۔ سکون سے سوچو۔۔۔ اتنی جلدی  
فیصلہ مت کرو۔۔۔" ایشال پر اس کی سختی بھرے لہجے کا رتی بھرا اثر نا ہوا تھا۔ الٹا اسے سمجھانے لگی۔

"یہ فیصلہ میں نے بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے۔۔۔ اور بالفرض شادی ہو بھی جاتی ہے تو میں تمہیں خوش نہیں رکھ  
پاؤں گا۔۔۔ پھر تکلیف اور بڑھ جائے گی۔۔۔ تمہاری بھی اور میری بھی۔۔۔" آخر میں فرہاد کا لہجہ دھیمہ ہوا تھا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو فرہاد۔۔۔ اتنے قریب آ کر تم مجھے چھوڑ رہے ہو۔۔۔ میرا کیا قصور ہے۔۔۔ پلیز مت  
کرو ایسا۔۔۔" ایشال دونوں ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپنے روئے لگی تھی۔ فرہاد نے لب بھینچ لیے۔

زندگی کبھی کبھی ایسے موڑ پر لا کر کھڑا کر دیتی ہے جب انسان کو ناچاہتے ہوئے بھی ان چاہے فیصلے کرنے پڑتے  
ہیں۔ اور پھر ان فیصلوں پر ڈٹ کر کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ پھر چاہے ہم کتنی ہی تکلیف سی کیوں نا گزر رہے ہوں۔

اس وقت فرہاد اپنے دل کی بات کسی کو نہیں سمجھا سکتا تھا۔ زخمی دل، ٹوٹے جذبات، ہر طرف مایوسی تھی۔ اور  
اپنی بے چینی کا سد باب وہ جلد ہی جان گیا تھا۔ اور جب جان گیا تو فرہاد ان کی زندگیوں میں ہو کر بھی نہیں  
تھا۔ دن رات وہ سب بھلا چکا تھا۔ فہیم بھائی،

## Kitab Nagri Special

بھابھی اور اماں اس کی جانب سے پریشان تھے۔ لیکن وہ جیسے سب کی پرواہ چھوڑ چکا تھا۔

لیکن اس سے جڑے رشتوں نے اس کی پرواہ نہیں چھوڑی تھی۔ ان میں ایک ایشال بھی تھی۔ جو اس وقت تو چپ کر گئی تھی۔ طارق صاحب نے لاکھ اسے شادی کی طرف لانا چاہا لیکن اس کی ناں ہاں میں نابدلی۔ وہ اب بھی فرہاد سے امید لگائے ہوئے تھی۔ سب جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی سب نظر انداز کر رہی تھی۔

اور ایک بار پھر فرہاد نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔ انکار کیا تھا۔ لیکن اس انکار کی وجہ نے اسے اور زیادہ تکلیف دی تھی۔ کیونکہ اب وجہ فارہ تھی۔ اور اس نام سے ایشال کے دل و دماغ میں ہیجان برپا ہوا تھا۔

"اس فارہ کے لیے تم مجھے چھوڑ رہے ہو فرہاد۔۔۔ اس لڑکی کو تم میرے مقابل لارہے ہو۔۔۔ جس کا مجھ سے کوئی مقابلہ ہی نہیں بنتا۔ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ فرہاد۔۔۔ میں آخری دم تک ہار نہیں مانوں گی۔۔۔"

کھولتے دل و دماغ سے اس نے سوچا تھا۔

\*\*\*\*\*

Kitab Nagri

فرحت بیگم نے فہیم سے کہہ سن کر اپنی بھڑاس تو نکال لی تھی۔ لیکن سکون پھر بھی ناہوا تھا۔ اگر فرہاد نے سچ میں اپنا کہا پورا کر دیا تو۔۔۔ اس سوچ پر ہی ان کو جھر جھری آئی تھی۔ ایشال کافی دیر سے کمرہ بند کیے تھی۔ وہ بھی باہر نا آئی کہ اس سے بات کر کے کچھ مزید بھڑاس نکال لیتیں۔ انھوں نے ملازم کے ہاتھ کافی بار اسے پیغام بھیجا۔ لیکن وہ نہیں آئی۔

## Kitab Nagri Special

شام کے سائے پھیل چکے تھے۔ وہ اکیلی بیٹھیں تھیں۔ ذہن مختلف سوچوں کی آماج گاہ بنا ہوا تھا۔ ایشال ہنوز کمرے میں بند تھی۔ فرحت بیگم اس کے احساسات کو سمجھتی تھیں۔ لیکن ان کے سمجھنے سے کیا ہوتا تھا۔ جب فرہاد ہی نہیں سمجھ رہا تھا۔ ایشال انھیں فرہاد اور فہیم کی طرح ہی عزیز تھی۔ اور وہ دل سے اس کی خوشی چاہتی تھیں۔ اکیلے بیٹھے کبھی ایک سوچ ذہن میں آتی کبھی کوئی اور خیال بہنے لگتا۔

"جب سے وہ لڑکی ہماری زندگیوں میں آئی ہے۔۔۔ کچھ اچھا نہیں ہوا۔۔۔ اب بھی میں اور ایشال کتنی خوشی سے آئے تھے کیا کیا ناسو چاہتا۔۔۔ کہ پھر وہ چڑیل واپس آگئی۔۔۔ ہماری خوشیوں کو کھانی والی چڑیل ہے۔۔۔" سب سوچوں کی تان فارہ کو بھلا بر اکھنے پر ٹوٹی تھی۔ وہ بلند آواز میں بڑبڑائیں تھیں۔

"اب اسے چڑیل تو مت کہیں۔۔۔ چڑیلیں اتنی خوبصورت تو نہیں ہوتیں۔۔۔" فرہاد کو وہاں آکر بیٹھے پانچ منٹ ہو گئے تھے۔ اماں اپنی سوچوں میں اتنی غرق تھیں کہ انھیں اس کی موجودگی کا پتہ نہ لگا۔ اور فرہاد کو ان کے بلند آواز سوچ کے اظہار پر صرف یہ چڑیل والی بات ہی قابل گرفت لگی تھی۔ تو بولے بنانا رہ پایا۔

"ہو نہ۔۔۔ خوبصورت۔۔۔ کس نے کہا وہ خوبصورت ہے۔۔۔ تم تو ایسے بول رہے ہو جیسے دنیا نادیکھی ہو۔۔۔" اماں کو اس کا فارہ کی طرف داری کرنا آگ ہی لگا گیا۔ وہ طنز کرتے ہوئے بولیں۔

"اچھی بات ہے نا مجھے اپنی بیوی ہی خوبصورت لگتی ہے۔۔۔ کسی اور کی نہیں ورنہ بہت مسئلہ ہو جاتا۔۔۔" فرہاد نے بات کو مذاقیہ رخ دینا چاہا۔

"ہو نہ۔۔۔ جانے کیا سبق پڑھایا ہے۔۔۔ کون سا جادو کر دیا ہے تم پر۔۔۔ میری تو سمجھ سے باہر ہے سب کچھ۔۔۔" اماں کو اس کی بات بالکل پسند نہ آئی تھی۔ وہ ناک بھنویں چڑھا کر بولیں۔



## Kitab Nagri Special

"تو مت سمجھیں نا کچھ بھی۔۔۔ جو میں کہہ رہا ہوں مان جائیں۔۔۔ پلیز۔۔۔" فرہاد نے التجائی لہجہ میں کہہ کر ان کا ہاتھ پکڑا۔ کیا پتہ اماں پیار سے منت سے مان ہی جائیں۔ لیکن اتنی اچھی قسمت کہاں کہ اتنی جلدی سنی جاتی اماں نے اس کا ہاتھ فوراً جھٹکا تھا۔

"خالہ جان آپ بلارہیں تھیں۔۔۔" اس سے پہلے کہ اماں اسے سخت سست مزید سنائیں ایشال کے آنے سے ان کے الفاظ منہ میں ہی دبے رہ گئے۔

"ہاں۔۔۔ وہ۔۔۔ تم کافی دیر سے باہر نہیں آئیں تھیں نا اس لیے پوچھا تھا۔۔۔ طبعیت ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔" کچھ پل تو اماں کو سمجھ ہی نا آیا بولیں کیا۔ فرہاد کی باتوں نے ان کا دماغ گھما دیا تھا۔ فرہاد گہری سانس لے کر پیچھے ہو کر بیٹھا۔ اس نے ایشال پر سرسری نظر بھی نا ڈالی تھی۔

"جی۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ ستا ہوا چہرہ لیے بولی۔

"اماں کل صبح کی ٹکٹ کروالی ہے۔۔۔ لاہور کی۔۔۔ پکنگ کر لیجئے گا۔۔۔" فرہاد صوفے سے اٹھتا ہوا بولا تھا۔ اس نے ایشال کو انگور کیا تھا۔ جو ایشال کو بہت اچھے سے محسوس ہوا تھا۔ وہ جلے دل کے ساتھ پانی پینے کچن میں گئی تھی۔

"تو اب مجھے اپنے گھر سے نکل جانے کا کہہ رہا ہے۔۔۔" اماں کا دماغ جو پہلے ہی غصے سے گھوما ہوا تھا اس کی بات پر مزید سٹکا تھا۔

"اماں۔۔۔۔۔ جب میں ہی یہاں نہیں ہوں گا تو آپ کیا کریں گی اکیلی۔۔۔ میں بھی لاہور ہی جا رہا ہوں۔۔۔" فرہاد نے گہری سانس بھر کر انھیں دیکھا۔ اس کی بات پر انھوں نے برا سامنہ بنایا۔

## Kitab Nagri Special

"اتنی بدگمان ہو گئیں ہیں مجھ سے۔۔۔" فرہاد کو ان کے انداز نے دکھی کیا تھا۔ اس نے ناراضگی بھری نگاہ ان پر ڈالی۔

"ماں کی بدگمانی کی اتنی فکر ہے تو ایسی باتیں کیوں کر رہا ہے کہ میں یہ سب سوچوں۔۔۔" انھوں نے بھی فرہاد کے شکوے کا جواب شکوے بھرے انداز میں ہی دیا تھا۔ فرہاد نے لب بھینچ کر خود کو مزید کچھ اور بات کہنے سے روکا تھا۔

"کھانا کھا کر دوائی ٹائم سے لے لیجئے گا۔۔۔" اتنی بات کہہ وہ رکا نہیں تھا۔ اور کچھ دیر بعد اس کی گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز آئی تھی۔ فرحت بیگم کا چہرہ اس کے جاتے ساتھ ہی بجھ گیا تھا۔ اس کے سامنے جیسے مرضی ناراضگی دکھا رہیں تھیں۔ لیکن تھیں تو ماں ہی نا۔ اور اس پل فرحت بیگم کو اندر سے ایک احساس ہوا تھا۔ کہ اگر اس معاملے میں فرہاد یو نہی ضد کرتے رہا تو ان کو بھی اس کی ضد کے آگے ہار ماننا پڑے گی۔ چاہے دل سے نا سہی۔ لیکن بیٹے کے لیے وہ یہ کر لیں گی۔ جانے کیوں انھیں ایسا لگا تھا۔ اب پہلے جیسی ہمت اور تننتا بھی کہاں رہا تھا۔ لیکن پھر بھی ہار ماننے سے پہلے اپنی سی کوشش تو کرنی ہی تھی انھوں نے۔

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Kitab Nagri Special

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے  
سے گریز کیا جائے۔

فرہاد کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو رہا تھا۔ ہر بار کی طرح اب بھی اماں سے بحث نے موڈ پر کچھ اچھا اثر ناڈالا تھا۔ اور  
اب جانے آنے والے کل میں اور کتنی بحث اور ہونے والی تھی۔ جب اپنے قریبی آپ کو نا سمجھیں آپ کے  
سمجھانے پر بھی تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور یہ تکلیف محسوس کر کے اسے بابا کی تکلیف کا احساس ہوتا تھا۔ کہ وہ  
کس اذیت سے گزر رہے ہوں گے جب ان کی بات گھر میں سے کسی نے نا سمجھی تھی۔ اس نے گاڑی ایک  
ریسٹورانٹ کے باہر روکی۔ گاڑی رکتے ہی ایک لڑکا بھاگ کر مینیو لیے آیا۔ فرہاد نے مینیو میں سے کھانا آرڈر

## Kitab Nagri Special

کیا۔ لڑکا دس منٹ کے انتظار کا کہہ کر آرڈر لینے اندر ریسٹورانٹ میں چلا گیا۔ فرہاد نے پر سوچ نگاہیں سامنے آتی جاتی گاڑیوں سے مصروف سڑک پر جمائیں تھیں۔

فارہ اسی طرح لیٹی ہوئی تھی۔ دل و دماغ ہر شے سے بیزار تھا۔ پیٹ میں بھوک کی شدت سے عجیب سی پڑتیں گرہوں نے بھی اب صبر کر لیا تھا۔ لیکن فارہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ کبھی ایک جانب کروٹ لیتی۔ تو دو گھنٹوں بعد کروٹ بدلتی۔

ابھی اٹھ کر صبح آفس کے لیے کپڑے بھی پرپیس کرنے تھے۔ اگر نوکری سے نکال دے گے تو کیا ہوا۔ وہ کہیں اور جاب کر لے گی۔ لیکن کل آفس لازمی جائے گی۔ اتنی بزدل نہیں تھی کہ وہ ان حالات کا سامنا کرنے کی بجائے بھاگے۔ یہ اس نے سوچ لیا تھا۔ یونہی سوئی جاگی کیفیت میں بہت کچھ سوچا تھا۔ اور بہت سی سوچیں دماغ میں چل رہیں تھیں۔ کبھی کوئی سچویشن دماغ میں ابھرتی۔ کبھی کوئی۔ اور ایسا لگتا وہ اس وقت اسی سچویشن میں دل و جان گھسی ہوئی ہے۔ پھر چاہے وہ فرہاد کے متعلق ہو جیسے اب جب اس نے لوشن کی بوتل ماری تھی تو وہ سہی نشانے پر جا کر لگی تھی وہ سر پکڑے غصے سے پلٹا تھا۔ یا اسامہ کے جس میں اب اس نے بوتل نہیں ماری تھی بلکہ آفس کے ٹیرس سے دھکا دے دیا تھا یا فرحت بیگم کے جن کو وہ ٹکا ٹکا کے سب جواب دے رہی تھی اور وہ چاہتے ہوئے بھی کچھ بولنا پارہیں تھیں۔ فارہ کو سننے پر مجبور تھیں۔

فرہاد جب دروازہ کھولے اندر آیا اسی قسم کے خیالات بھری نیند میں وہ ادھی سوئی ادھی جاگی تھی۔ لیکن دیکھنے والے کو سوئی ہوئی ہی لگ رہی تھی۔ فرہاد نے کھانے کا سامان ٹیبل پر رکھا اور اس کی جانب پلٹا جو اندھی لیٹی ہوئی چہرے کو دونوں بازوؤں کے گھیرے میں لیے چھپائے ہوئے تھی۔ فرہاد نے اس کے نزدیک بیٹھ کر اس کے بالوں کو آہستگی سے سہلایا۔ وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

## Kitab Nagri Special

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کے اس واہیات بیٹے سے شادی کرنے کا۔۔۔ خود کو بہت اونچی شے سمجھتا ہے لڑکیاں اس کے اگے پیچھے مرتی ہیں۔۔۔ تو مرتی ہوں گی۔۔۔ لیکن دونوں ماں بیٹے کی غلط فہمی ہے کہ میں اس کے پیچھے مروں گی۔۔۔ اپنا نالائق بد ذوق بیٹا اپنے پاس سنبھال کر رکھیے۔۔۔ کوئی ہیرے نہیں جڑے ہوئے اس میں کہ میں اسے حاصل کرنے کے لیے مری جاؤں۔۔۔" وہ فرحت بیگم کو ایسی ہی تیکھی کڑوی باتیں سنا کر اپنی بھڑاس نکال رہی تھی۔

"فارہ۔۔۔ فارہ۔۔۔" وہ تو اور بھی سخت سست سنانے کے موڈ میں تھی۔ لیکن اس آواز نے اس کے لفظوں کا گلا گھوٹا تھا۔ جو خاصی قریب سے آرہی تھی۔ اور جیسے جیسے اس کے حواس بیدار ہوئے صرف آواز ہی نہیں کسی کا اپنے سر پر حرکت کرتا ہاتھ بھی محسوس ہونے لگا۔ فرحت بیگم غائب ہو چکیں تھیں۔ وہ ساری نیند بھری کیفیت اور سچویشن بھی بھک سے اڑی تھی۔

کمرے میں کون آسکتا ہے۔ اور اتنی بے تکلفی سے کون اس کو ہاتھ لگا سکتا تھا۔ سوہا تو تھی نہیں یہاں۔ دروازے کالا اس نے خود بند کیا تھا۔ اور آواز کس کی تھی بھلا۔ فارہ کو کچھ دیر پہلے آواز دیتا لہجہ بھول گیا۔ اس نے جھٹکے سے بالوں کو سہلاتا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔ اور جھٹکے سے ہی اونندھی سے سیدھی ہو بیٹھی۔

"تم۔۔۔" فارہ نے اپنے سرہانے بیٹھے فرہاد کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔

"ہاں میں۔۔۔ کیوں کیا ہوا۔" فرہاد نے اسے اطمینان سے دیکھا۔

"تم کیا کر رہے ہو یہاں۔۔۔" اپنی حیرت چھپا کر فارہ ناگواری سے بولی۔



## Kitab Nagri Special

"فلحال تو بیٹھا ہوں لیکن تم چاہو تو کچھ اور بھی کر سکتا ہوں۔۔۔" بیڈ کی پشت سے ٹیک لگ کر وہ ریلیکس ہو کر بیٹھتا ہوا بولا۔

"تم یہ سب بکو اس کر کے انتہائی گھٹیا اور گرے ہوئے لگ رہے ہو۔۔۔" فارہ نے اسے طیش بھرے انداز میں دیکھا۔ گویا اس حقیقت سے باخبر کرنا چاہا کہ اگر ایسا کر کے وہ خود کو ہیر و ثابت کر رہا ہے تو بالکل غلط سمجھ رہا ہے۔

"یعنی اس سب سے پہلے میں میرے بارے میں تمہارے خیالات الگ تھے۔۔۔ اووو۔۔۔ ویسے کہیں تم صبح کی بات تو نہیں کر رہیں۔۔۔ مطلب تمہیں وہ سب اچھا لگا تھا۔۔۔" فرہاد پر اس کی بات کا ذرا اثر نہ ہوا تھا۔ بلکہ وہ ٹانگیں پھیلا کر مزید ریلیکس ہوا تھا۔

"تم باتوں کو گھما کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو۔۔۔ جو ہونا تم میں جانتی ہوں اچھے سے۔۔۔" بات سے بات نکل رہی تھی۔ اور وہ اندر کیسے آیا فارہ کا دھیان اس بات سے ہٹ گیا تھا۔

"اچھا واقعی۔۔۔ تو کیا ہوں میں۔۔۔" فرہاد نے سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھا۔

"تم انتہائی گھٹیا، بد تمیز اور واہیات قسم کے انسان ہو۔۔۔" فارہ کہنا تو بہت کچھ چاہتی تھی لیکن فی الوقت یہی لفظ یاد آئے تھے۔

"واہ واہ کتنے اچھے سے جان گئی ہو مجھے۔۔۔ ادھر تو آؤ۔۔۔ اتنی تعریف کرنے پر تم انعام کی حقدار تو بنتی ہو۔۔۔" فرہاد نے اچک کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب گھسیٹا تھا۔ فارہ اپنے دھیان میں بیڈ سے نیچے اترنے کے لیے بیڈ کی دوسری طرف جا رہی تھی اس کی اس حرکت کے لیے بالکل تیار نہیں تھی۔ لیکن پھر بھی فارہ نے فرار کی کوشش کی وہ الگ بات کے ناکام ہوئی تھی۔

## Kitab Nagri Special

"اب بولو کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔" فارہ کی پشت اس کے سینے سے لگی تھی۔ فرہاد نے اس کے اطراف سے دونوں بازو لاکر اس کے ہاتھوں کو بہت کس کے پکڑا اور اپنی تھوڑی اس کے کندھے پر رکھ کر بولا تھا۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔" اس قدر قربت نے فارہ کو روہانسا کیا تھا۔ وہ بہت زور لگا رہی تھی اپنے ہاتھوں کو اس کے ہاتھوں سے نکالنے کے لیے لیکن فرہاد کی گرفت سخت تھی۔ الٹا اس کے اپنے ہاتھوں میں ہی درد شروع ہو گیا تھا۔

"فرہاد پلیز۔۔۔" آخر میں اسے منت ہی کرنی پڑی۔

"سوری بولو پہلے۔۔۔" فرہاد کی گرم سانسیں اس کے گال جھلسا رہیں تھیں۔

"سوری۔۔۔" وہ کڑھتے ہوئے بولی تھی۔ فرہاد کے فولادی سینے کے اندر دھڑکتے دل کی دھڑکن اسے بخوبی محسوس ہو رہی تھی۔

"اور کہو کہ تم اب سے میری ہر بات مانو گی۔۔۔" فرہاد نے گھیرا مزید تنگ کیا گویا اسے خود میں سمونا چاہا۔

"کیوں۔۔۔" وہ تیکھے انداز میں بولی۔ اندر سے دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"بحث کرو گی نا تو آج رات بالکل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

"آہ۔۔۔ میرا بازو۔۔۔ بد تمیز انسان۔۔۔" فرہاد نے کہتے ہوئے گرفت سخت کی تو اس کی آہ نکلی تھی۔ فرہاد کی حرکت پر بے انتہاء غصہ آ رہا تھا۔ اور اس نے بلا جھجک غصے کا اظہار بھی کر دیا تھا۔

"تم یہ سب صرف اور صرف مجھے تکلیف دینے کے لیے کرتے ہو۔۔۔ کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا۔۔۔ میں نے کبھی کہا کہ مجھے ضرورت ہے تمہاری۔۔۔ جو تم یوں آرہے ہو میرے گھر۔۔۔۔۔"

## Kitab Nagri Special

"اچھا سوال ہے دراصل مجھے تم پر ترس آگیا ہے۔۔۔ اور پھر میرے ضمیر نے مجھے خوب ملامت کی کہ آخرت میں اللہ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔۔۔" اس کے چیخنے پر فرہاد نے گرفت ڈھیلی کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں مجھ پر ترس کھانے کی۔۔۔ میں نے تمہیں نہیں کہا کہ مجھ سے ہمدردی کرو مجھ پر ترس کھاؤ۔۔۔ نہیں چاہیے تم سے کچھ بھی۔۔۔" فرہاد کی اس نئی بات نے فارہ کو انگاروں پر کھڑا کیا تھا۔

"پر تم نے کہا ہے تم بھول گئی ہو۔۔۔ ہاسپٹل میں یاد ہے۔۔۔ اس رات ہی تو سب بدلہ تھا۔۔۔ ورنہ میں تو خود یہ سب ختم کرنے والا تھا۔۔۔" اس کے برعکس فرہاد کا انداز اطمینان بھرا تھا۔ اس کی بات پر فارہ کو چپ لگی تھی۔

"اس رات مجھے محسوس ہوا کہ تم میرے لیے جو ناراضگی اور بیزاری دکھاتی تھی وہ سب اوپر اوپر سے تھا۔۔۔" وہ مزید بول رہا تھا اور فارہ کو ساکت خاموش دیکھ کر اس کی گرفت بھی کمزور ہوئی تھی۔

"ہے نا۔۔۔" فرہاد نے اس کا جواب جاننا چاہا تھا۔

"نہیں۔۔۔" اس نے موقع کا فائدہ اٹھا کر کہنی اس کے پیٹ پر ماری تھی۔ فرہاد کو درد کا بھرپور جھٹکا لگا تھا۔ فارہ کی کہنی اس کے زخم پر تو نہیں لیکن رخم کے قریب قریب ہی لگی تھی۔

"آہ۔۔۔" فرہاد کا ہاتھ بے اختیار اس جانب گیا تھا جہاں فارہ کی کہنی لگی تھی۔ اس کی ڈھیلی ہوتی گرفت کا فائدہ اٹھا کر فارہ اس سے دور ہوئی تھی۔ اور جلدی سے بیڈ سے اتری تھی۔ اور خاصے فاصلے پر کھڑی ہو کر اپنے بے ترتیبی سے دھڑکتے دل کو قابو کرنے لگی تھی۔

## Kitab Nagri Special

"اووف۔۔۔" فرہاد نے درد برداشت کرتے ہوئے بیڈ کی پشت سے سر لگایا تھا۔ اس کی آواز پر فارہ نے اس پر نظر ڈالی تو درد کی شدت سے سرخ ہوتا فرہاد کا چہرہ اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا۔ فرہاد کی آنکھیں بند تھیں اور ہاتھ وہیں تھا جہاں اسے چوٹ لگی تھی۔ لب شدت سے بھینچے ہوئے تھے۔ اسی پل فارہ کو ادراک ہوا کہ اس نے کیا کر دیا ہے۔

"ہا۔۔۔ یہ کیا ہو گیا۔۔۔" فارہ کا دل ڈوبا تھا۔ بے اختیار اس نے دونوں ہاتھ اپنے کھلے منہ پر رکھے تھے۔ اگر کہنی فرہاد کے سٹیچس پر لگ گئی تو۔۔۔ اس سوچ کے ساتھ ہی فارہ کا دل لرز گیا تھا۔ جس شدت سے اس نے کہنی ماری تھی جانتی تھی۔

"فرہاد۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔" وہ ڈرتے ڈرتے اس کے قریب آئی تھی۔ فرہاد یوں ہی بیٹھا رہا اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ فارہ کی پریشانی بڑھی تھی۔ وہ اس کے پاس بیٹھ کر جہاں اس کا ہاتھ تھا آہستہ سے سہلانے لگی۔

"سوری۔۔۔" وہ شرمندہ سی بولی تھی۔ فرہاد خاموش ہی رہا۔ کچھ لمحے یوں ہی بیتے تھے۔ فارہ کو کچھ سمجھنا آئی۔ اس پل سب بھول گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"میں پانی لاتی ہوں۔۔۔" وہ جلدی سے کچن میں گئی۔ گلاس بھر پانی لائی۔

"پانی پی لو فرہاد۔۔۔" اس نے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگانا چاہا۔ تو فرہاد نے نفی میں سر ہلا کر اس سے منع کر دیا۔ فارہ نے بجھے دل کے ساتھ گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

"سوری فرہاد۔۔۔" فارہ کی شکل رونے والی ہوئی تھی۔ اس کی بات کا کوئی جواب دیے بغیر وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

## Kitab Nagri Special

"دیکھو خون تو نہیں نکلا۔۔۔" فرہاد کے کہنے پر فارہ نے جلدی سے اس کے ہاتھ کے پاس نظر ڈالی تھی۔

"نہیں خون نہیں نکلا۔۔۔" ہلکے نیلے رنگ کی قمیض صاف تھی۔ فارہ نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا تھا۔

"درد زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔" فارہ کے پوچھنے پر فرہاد نے اسے دیکھا۔ چہرے پر فکر اور پریشانی کے تاثرات لیے وہ اسے دیکھتی جواب کی منتظر تھی۔

"ہاں۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔" فرہاد نے جھوٹ بولا۔ جبکہ درد میں کمی ہوئی تھی۔ اب اتنا شدید درد نہیں تھا جتنا کہنی لگنے سے ایک دم ہوا تھا۔ اس کا جواب سن کر وہ اور پریشان ہو گئی۔

"ہاسپٹل چلیں۔۔۔"

"لیکن گاڑی کون چلائے گا۔۔۔" فرہاد تکلیف بھرے تاثرات سمیت بولا۔

"ہم ٹیکسی کروالیتے ہیں۔۔۔" فارہ نے فوراً جواب دیا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ خون نہیں نکلا مطلب سب ٹھیک ہے۔۔۔ میرے پاس پین کلر ہے میں وہ کھا لیتا ہوں۔۔۔" وہ رک رک کر بول رہا تھا۔ تاکہ فارہ کو شک نہ ہو۔

"کہاں ہے میڈیسن۔۔۔"

"میرے پاس ہی ہیں۔۔۔ لیکن ابھی کھانا کھائے بغیر نہیں کھا سکتا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ تم نے کچھ نہیں کھایا۔۔۔؟؟"



## Kitab Nagri Special

"نہیں۔۔ میں کھانا لایا تھا سو چاہتا مل کر کھائیں گے۔۔۔"

"اچھا۔۔" اس کی بات کے جواب میں وہ کچھ پل خاموش رہنے کے بعد بولی۔

"نکال لاؤ کھانا۔۔" اسے بیٹھے دیکھ کر فرہاد کو ہی کہنا پڑا۔

"ہم۔۔۔ لاتی ہوں۔۔" فرہاد نے فارہ کے انداز میں واضح بدلاؤ محسوس کیا۔ جب وہ تکلیف میں تھا وہ سب بھول کر صرف اس کی فکر میں تھی۔ لیکن جیسے ہی اس نے کہا دونوں مل کر کھائیں گے یعنی اس کی اور اپنی بات کی اس کا انداز اور تاثرات دونوں بدل گئے تھے۔

"تم نہیں کھاؤ گی۔۔" اس نے کھانے کی ٹرے اس کے پاس رکھی۔ اور پلٹ گئی۔ جب اس نے پوچھا۔  
"نہیں۔۔" وہ پلٹے بغیر ہی بولی۔

"کیوں۔۔" فرہاد نے دیکھا وہ ایک دم سنجیدہ تھی۔ فارہ کوئی جواب دیئے بنا کچن میں چلی گئی۔ اور دوبارہ واپس نا آئی۔ فرہاد اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے باہر نا آتے دیکھ کر وہ خود ہی اٹھا۔ درد ویسے بھی کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔ وہ اچانک لگنے والی چوٹ کی طرح تھا جو وقتی طور پر تو بہت محسوس ہوا تھا لیکن آہستہ آہستہ کم ہو رہا تھا۔  
جب وہ کچن میں گیا تو وہ کچن کی کھڑکی سے باہر اندھیرے پر نظریں جمائیں کھڑی تھی۔

"کیا ہوا۔۔" فرہاد کچن کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا۔ فارہ نے نا تو اس کی طرف دیکھا اور نا ہی اس کی بات کا کوئی جواب دیا۔

## Kitab Nagri Special

"فرہاد۔۔۔ میں اس رشتے کو قائم نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔ مجھ پر دباؤ مت ڈالو۔۔۔ اس سب سے تمہیں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن میرے لیے یہ سب بہت تکلیف دہ ہے۔۔۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔ چہرے پر رنجیدگی چھائی تھی۔ جیسے مزید بحث کرنے یا لڑنے کی سکت ناہو۔

"میں تم پر دباؤ نہیں ڈال رہا۔۔۔ میں جانتا ہوں تم بھی یہی چاہتی ہو۔۔۔" فرہاد نے اپنی بات مطمئن انداز میں کی تھی۔

"ہر لڑکی چاہتی ہے کہ اس کا گھر بسے۔۔۔ اور اپنے شوہر کی دی گئی چار دیواری میں سکون سے رہے۔۔۔ میں یہ سب چاہتی ہوں۔۔۔ لیکن میں یہ سب تم سے نہیں چاہتی۔۔۔" فارہ کے چہرے سے اذیت جھلک رہی تھی۔ لیکن لہجہ ایک دم صاف تھا۔

"کیوں۔۔۔" اس کے سوال نے فارہ کو لب بھینچنے پر مجبور کیا تھا۔ وہ کیوں اس کی بات کو نہیں سمجھ رہا تھا۔ کیوں جان بوجھ کر انجان بن رہا تھا۔

"جو انسان دھکے دے کر بے عزت کر کے اپنے گھر سے نکالے۔۔۔ اور پھر وہی انسان گھر دینے کی بات کرے تو یقین نہیں آتا۔۔۔ بلکہ مزید تکلیف ہوتی ہے۔۔۔" فارہ نے زخمی انداز میں اسے دیکھا۔

"میں اس سب کے لیے شرمندہ ہوں۔۔۔ تم اس چیز کے لیے مجھ سے لڑو ناراض ہو۔۔۔ لیکن میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے کہ میں الگ ہونے کی بات پر ایگری نہیں کروں گا۔" فرہاد نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

## Kitab Nagri Special

"کیوں نہیں ہو گے تم ایگری۔۔۔ یہ میرا حق ہے۔۔۔ میں تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تم زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔ اور یہی سب کر کے تم نے سالوں پہلے بھی تکلیف دی تھی اور اب بھی تکلیف ہی دے رہے ہو۔۔۔" فارہ اس کی ایک ہی رٹ سن کر ضبط کھول کر چلائی تھی۔

"مجھ سے الگ ہو کر تم صرف اپنی انا کی تسکین چاہتی ہو۔۔۔ کل میں نے تمہیں ٹھکرایا تھا تم آج مجھے ٹھکرا کر صرف بدلہ لینا چاہتی ہو اور کچھ نہیں۔۔۔" فرہاد نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہے۔۔۔" اس کی بات پر فارہ نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"تم مرد جب چاہو زبردستی کر کے شادی کرو جب چاہو دھکے دے کر نکالو اور پھر جب دل کرے تو نزدیکیاں بڑھاؤ۔۔۔ اور اس سب میں جانتے ہو کیا بنتی ہے ہم پر۔۔۔ دل کرتا ہے مر جائیں اگر خود کشی جائز ہوتی نا فرہاد ملک میں تو اس وقت تمہارے سامنے نہیں ہوتی۔۔۔" فارہ کے لفظوں سے تکلیف جھلک رہی تھی۔

"ہاں کیا میں نے یہ سب۔۔۔ لیکن اپنی غلطی کو مان بھی تو رہا ہوں نا۔۔۔" فرہاد بھی ضبط کھول کر بولا۔

"ایک بار سب بھول کر اعتبار کر کے دیکھو۔۔۔ تمہیں مایوسی نہیں ہوگی۔۔۔ میں تمہیں کبھی۔۔۔" فرہاد نے نرم انداز میں اسے سمجھانا چاہا۔ دونوں ہاتھوں سے اس کے کندھوں کو تھامتا تھا۔ انداز یقین دلانے والا تھا۔

"بے عزت کرنے والا جب عزت دینے کی بات کرے تو یقین نہیں آتا۔۔۔" وہ جانے اور کیا کیا کہتا کہ فارہ نے اس کی بات کاٹی۔ اور ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹائے تھے۔ فرہاد نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔

## Kitab Nagri Special

"تو ٹھیک ہے کس طرح مدد ادا ہو سکتا ہے جو بھی میں نے کیا۔۔۔" فرہاد کا لہجہ بدلہ تھا۔

"مجھے کوئی مدد ادا نہیں چاہیے صرف طلاق چاہیے۔۔۔" فارہ نے کہہ کر رخ موڑا تھا۔

"وہ تو فارہ میں تمہیں نہیں دوں گا۔۔۔ لیکن تم دعا کر سکتی ہو۔۔۔ کہ میں مرجاؤں اور تمہاری جان چھوٹ

جائے۔۔۔ یہ سب اب اسی صورت ہو سکتا ہے۔۔۔" فرہاد نے جھٹکے سے پکڑ کر اسے نزدیک کیا تھا۔

"یا ابھی کچن میں رکھی چھری میرے اندر اتار دو تا کہ تم میرے نام سے آزاد ہو جاؤ۔۔۔ اگر یہ سب نہیں تو میرے پاس گن بھی ہے۔۔۔ پسٹل۔۔۔ اس کے ساتھ تمہارا کام زیادہ آسانی سے ہو جائے گا۔۔۔" اس کی بات پر فارہ کا رنگ زرد ہوا تھا۔ یہ کیا باتیں کر رہا تھا وہ۔

"تو بتاؤ۔۔۔ پھر تم خوش ہو جاؤ گی۔۔۔" فرہاد نے اس کے چہرے کو دیکھا جہاں اس کی بات پر خوف پیدا ہوا تھا۔

"یہ سب سن کر خوف کیوں پھیلا ہے تمہارے چہرے پر۔۔۔ تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ تمہاری جان مجھ سے چھوٹ جائے گی۔۔۔ ابھی کہ ابھی چھوٹ جائے گی۔" فرہاد نے کہہ کر اسے جھٹکے سے چھوڑا اور کچن سے

باہر گیا۔ فارہ کا دماغ سن ہو گیا۔ وہ کیا کرنے والا تھا اب۔۔۔ عجیب سے اندیشے اور وسوسوں نے اسے گھیرا تھا۔ صورتحال ایسی بھی ہو گی گمان میں بھی نہ تھا۔ لرزتے قدموں سے کچن سے باہر نکلی تھی۔ ابھی اسے دیکھنے کمرے سے باہر جا رہی تھی۔ جب وہ تیز رفتاری سے اندر آیا اور آتے ہی کمرے کا دروازہ بند کیا تھا۔ فارہ کے قدم وہیں جمے تھے۔ اور جب وہ پلٹا اس کے ہاتھ میں پکڑی پسٹل نے فارہ کو سکتے میں ڈالا تھا۔

## Kitab Nagri Special

"یہاں رکھو اور لے لو بدلہ۔۔۔ ان سب تکلیفوں اور اذیتوں کا جس کا باعث میں ہوں۔۔۔" فرہاد نے پستل اس کے ہاتھ میں پکڑائی اور اس پس کارخ اپنے سینے پر رکھ کر اسے دیکھا۔ فارہ کی آنکھوں میں تیر تا پانی بہا تھا۔ ہونٹ لرز رہے تھے اور ہاتھوں پر کپکپاہٹ تھی۔

"چلاؤ گولی ڈرو مت۔۔۔" فرہاد نے بے خوفی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"بہت تکلیف دی نا تمہیں۔۔۔ اس سب کا بدلہ اس صورت میں لے سکتی ہو۔۔۔ لیکن میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا۔۔۔" اس کی بات پر فارہ نے جھٹکے سے اس کے ہاتھوں تلے دبے ہاتھ نکالے تھے۔ فارہ کی اذیت میں اضافہ ہوا تھا۔ بے بسی کی انتہاء پر جا کر وہ ہاتھوں سے چہرہ چھپائے رونے لگی تھی۔ سسکیوں اور ہچکیوں سے روتے ہوئے اس کا جسم سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔ فرہاد نے پستل صوفے پر اچھالی اور فارہ کے لرزتے جسم کو اپنے سینے سے لگایا۔ اس کے حصار میں قید وہ بری طرح رو رہی تھی۔ فرہاد نے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے اور نرمی سے اس کی پشت سہلانے لگا۔

"پلیز فارہ۔۔۔ مان لو اس رشتے کی حقیقت کو۔۔۔" فرہاد نے اس کی کان میں سرگوشی کی تھی۔ اگلے ہی پل فارہ بے جان ہو کر اس کے بازوؤں میں جھول گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا ایشال بیٹا۔۔۔" فرہاد کے جانے کے بعد انھوں نے ایشال کو دیکھا تھا۔ جو صوفے پر آکر بیٹھی تھی۔

"کچھ نہیں خالہ جان۔۔۔" وہ غمگین سی بولی۔



## Kitab Nagri Special

"فرہاد نے کچھ کہا ہے۔۔۔" ان کے پوچھنے پر وہ خاموش ہی رہی۔

"میری ہی غلطی ہے مجھے اسے یوں چھوڑنا نہیں چاہیے تھا نظر رکھنی چاہیے تھی اس پر۔۔۔" انھیں تھوڑی دیر پہلے کہی فرہاد کی بات یاد آئی کیسے وہ فارہ کی حمایت کر رہا تھا۔

"کل کی فلائیٹ ہے لاہور کی۔۔۔ پیکنگ کر لینا۔۔۔" انھوں نے گہری سانس بھر کر کہا۔ یہاں آتے وقت کیا کیا سوجھا تھا۔ لیکن سب کچھ بالکل ہی سوچ سمجھ سے باہر ہوا تھا۔

"آپ نے اتنی جلدی ہارمان لی خالہ جان۔۔۔" ایشال طنزیہ ہوئی۔

"ارے ہار نہیں مانی۔۔۔ ماں ہو اس کی کان سے پکڑ کر سیدھا کروں گی اسے لیکن ہاتھ لگنے دو۔۔۔" ہوا کی طرح آتا ہے۔۔۔ اور چلا جاتا ہے۔۔۔ لاہور میں دیکھنا کیسے پکڑوں گی۔۔۔"

"کیا مطلب وہ بھی جا رہا ہے۔۔۔"

"ارے تمہارے سامنے ہی تو بات ہوئی تھی ابھی۔۔۔" اس کی حیرانگی دیکھ کر انھوں نے کہا تھا۔

"نہیں میں پانی پینے گئی تھی کچن میں۔۔۔ مجھے لگا وہ صرف ہمیں بھیج رہا ہے۔۔۔"

"نہیں ساتھ ہی جا رہا ہے ابھی اتنی ہمت نہیں آئی اس میں کہ ماں کو گھر سے نکالے۔۔۔"

فرحت بیگم تو جانے اور کیا کیا بول رہیں تھیں۔ لیکن ایشال کے دماغ میں کچھ اور ہی چلنے لگا تھا۔

\*\*\*\*\*

## Kitab Nagri Special

"ہیلو رفیق۔۔۔ میری بات غور اور دھیان سے سنو۔۔۔ میں تمہیں ایک ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں۔۔۔ ڈاکٹر کو لے کر اس ایڈریس پر جلدی سے پہنچو۔۔۔"

"جی صاحب۔۔۔ خیریت ہے۔۔۔" رفیق صاحب کے اچانک فون پر گھبرا گیا۔

"ہوں۔۔۔ بس تم جلدی پہنچو۔۔۔" فرہاد نے کہہ کر فون بند کیا اور ایڈریس سینڈ کیا۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ اگر ایڈریس سمجھنا آیا تو کال کر لینا۔ میسج سینڈ کرنے کے بعد اس نے موبائل جیب میں رکھا۔ اور بے سدھ پڑی فارہ پر نظر ڈالی۔

"یہ قصور بھی تمہارے خاٹے آنے والا ہے فرہاد ملک۔۔۔" وہ بڑبڑایا تھا۔ فرہاد نے کھانے کی ٹرے اٹھائی۔ جو جون کی توں بیڈ پر پڑی تھی۔ اسے لے جا کر یونہی فریج میں رکھ دیا۔ کمرے کی حالت سنواری۔ پسٹل اٹھا کر چھپائی۔ اس سب میں اسے کوئی پانچ منٹ لگے۔ اس کے بعد وہ فارہ کی جانب آیا۔ بیڈ پر پڑی چادر اس کی گردن تک ڈال دی۔ تقریباً بیس منٹ تک رفیق ڈاکٹر کو لے کر آیا تھا۔ اس نے رفیق کو نیچے ہی انتظار کرنے کا کہا اور ڈاکٹر کو لے کر اوپر آ گیا۔

www.kitabnagri.com

"بے ہوش کب سے ہیں۔۔۔" ڈاکٹر فارہ کی آنکھیں دیکھتا ہوا بولا۔

"آدھا گھنٹا ہو گیا ہے۔۔۔" فرہاد پاس کھڑا بولا۔

"کیا کچھ پریشانی کی بات ہے۔۔۔" ڈاکٹر اس کی نبض چیک کر رہا تھا جب فرہاد نے پوچھا۔

## Kitab Nagri Special

"ابھی تو نہیں لگ رہی لیکن ہو سکتی ہے۔۔۔ اگر ان کی حالت مزید ایسی ہی رہی تو۔۔۔" ڈاکٹر کہہ کر میڈیسن لکھنے لگا۔

"یہ میڈیسن منگوائیں اور انجیکشن بھی۔۔۔"

"جی۔۔۔" فرہاد نے پرچی پکڑی اور رفیق کو دینے گیا۔ میڈیسن لانے میں رفیق کو جتنا ٹائم لگا اتنے وقت میں ڈاکٹر نے فارہ کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔ فرہاد نے اس کی کل جو طبیعت خراب ہوئی تھی اس بارے میں بھی بتایا۔

"اب آپ کو لازمی خیال رکھنا ہے کہ انھیں کوئی پریشانی نا ہو۔۔۔ یہ کسی بھی بارے میں زیادہ نا سوچیں۔۔۔ اگر انھوں نے اب ڈپریشن لیا تو انھیں اٹیک بھی ہو سکتا ہے۔۔۔" انجیکشن لگا کر ڈاکٹر نے فرہاد کو کہا۔ اور میڈیسن کے بارے میں سمجھایا۔

"جی۔۔۔ ہوش کب تک آئے گا انھیں۔۔۔" ان کی بات سننے کے بعد فرہاد نے پوچھا۔

"کل صبح تک ٹھیک ہوں گی۔۔۔ لیکن یہ جو میڈیسن ہیں یہ لازمی کھائیں۔۔۔ اگر انھیں افاقہ نا ہو تو آپ انھیں کلینک لے آئیے گا۔" ڈاکٹر اپنا میڈیکل باکس اٹھا کر بولا۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔" فرہاد نے کہا اور انھیں لیے کمرے سے باہر نکلا۔

"اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ اور کیا تم کسی ملازمہ کا انتظام کر سکتے ہو کل صبح

تک۔۔۔ چوبیس گھنٹوں کے لیے چاہیے ہوگی۔۔۔" ڈاکٹر کے گاڑی میں بیٹھنے کے بعد فرہاد رفیق سے بولا۔

## Kitab Nagri Special

"جی صاحب کو شش کرتا ہوں۔۔"

"ہوں ٹھیک ہے۔۔ مجھے فون پر بتا دینا جو بھی ہوا۔۔ اور فضل سے کہنا اماں کو ٹائم سے کھانا وغیرہ دے اور میڈیسن کا یاد دلائے۔۔"

"جی صاحب جی۔۔ ٹھیک ہے۔۔" رفیق کے جانے کے بعد وہ دروازہ بند کر کے اوپر آ گیا۔

کمرے میں آ کر اس نے کل صبح کی فلائیٹ کا ٹائم چینج کر دیا اور مزید ایک دو کال کر کے اپنے لاہور لیٹ آنے کے متعلق انفارم کیا۔ پھر چکن میں جا کر فریج میں پڑا دودھ کا ڈبہ نکالا اور گلاس میں ڈال کر دودھ پیا۔ ساتھ اپنی میڈیسن کھائی۔ پھر کمرے میں آ کر اس نے لائیٹ آف کی۔ فارہ بیڈ کے ایک سائیڈ لیٹی تھی۔ وہ دوسری طرف آیا اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن ساتھ بے سدھ سویا جو اس کی نیند کی راہ میں رکاوٹ ڈال رہا تھا۔ تھک کر وہ فارہ کی جانب کھسکا تھا۔ ایک ہاتھ سینے پر اور ایک ہاتھ چہرے کے قریب رکھے وہ انجیکشن کے زیر اثر گہری نیند میں تھی۔ فرہاد نے سینے پر رکھا اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی جانب کروٹ لے کر آنکھیں بند کر گیا۔

فارہ جان سکتی تو جان لیتی کہ وہ فرہاد کے لیے کتنی اہم ہو چکی ہے۔ فرہاد کے دل میں فارہ کے لیے محبت پیدا ہونا قسمت کی طرف سے اسے ملی گئی سب مصیبتوں اور اذیتوں کی تلافی تھی۔ کیونکہ اس محبت کا ادراک فرہاد کو اس وقت ہی ہوا تھا جب وہ ہاسپٹل میں اس کی پاس تھی۔ اور اپنی طرف سے سرگوشی میں بات کر رہی تھی۔ لیکن وہ الفاظ فرہاد نے حرف بہ حرف سنے تھے۔ تب ہی تو بے یقینی سے اس سے پوچھا تھا تم میرے لیے رورہی ہو۔ اور فارہ ٹال گئی تھی۔ تب فرہاد جو اس رشتے کو لے کر جھجھک رہا تھا۔ اور کوئی حتمی فیصلہ نہ کر پا رہا تھا۔ بالکل

## Kitab Nagri Special

کلیئر ہوا تھا۔ اور گزرتے وقت اور حالات کے ساتھ وہ کھل کر اپنے جذبات کو اظہار کرنے لگا تھا۔ جو فارہ کو حیران کر رہے تھے۔ لیکن فرہاد کو لگتا کہ اب یہ سب اس کے بس سے باہر ہو رہا تھا۔ جتنی بھی کوشش کرتا خود کو روکنے کی۔ پھر بھی وہ فارہ کے سامنے انتہائی بے بس ہو رہا تھا۔ اور ہنسا تھا خود پر۔ فارہ اس سے علیحدگی اختیار کر کے اس سے انتقام لینا چاہ رہی تھی۔ لیکن فرہاد کو لگ رہا تھا قدرت نے اس کے دل میں فارہ کے لیے محبت ڈال کر آلریڈی ہی انتقام لے لیا تھا۔۔۔ انتقام ہی تو تھا۔ اس انسان کے آگے بے بس ہونا۔ جو آپ سے نفرت کرتا ہے۔ نفرت کا بھرپور اظہار کرتا ہے۔ آپ کے جذبوں پر یقین نہیں کرتا۔ چاہے آپ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کر لیں۔ اور یقین دلانے میں آپ کب کامیاب ہوں معلوم نہیں۔ اور آپ کے یقین دلانے کے لیے کیے گئے سب اقدامات اگلے فریق کو مزید اذیت میں مبتلا کر رہے ہوں۔۔۔ کتنا خوفناک تھا یہ سب۔۔۔ فرہاد جیسے انسان کے لیے تو تھا۔ لیکن کیا کر سکتا تھا یہ سب اس کے ساتھ ہو رہا تھا۔

فارہ نے سہی کہا تھا بے یقینی کو یقین میں بدلنے کے لیے بہت ہمت اور حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور فرہاد میں نا تو ہمت کی کمی تھی نا حوصلے کی۔ فرہاد پر یقین کرنا فارہ کو لگ رہا تھا وہ خود کے ساتھ زیادتی کرے گی۔ اس سب میں اس کی عزت نفس مجروح ہو گی۔ اور ایک جانب دل ان سب باتوں کو نظر انداز کر اپنے لیے پرسکون زندگی کی چاہ بھی کر رہا تھا۔ دل و دماغ کی اس جنگ میں، چاہ اور عزت نفس کے بیچ میں پھنسی وہ ذہنی اذیت میں مبتلا تھی۔ اور چاہتے ہوئے بھی فرہاد کی سچی لگن کی پرکھ نہیں کر پار ہی تھی۔

صبح جب فرہاد کی آنکھ کھلی۔ فارہ اس کے سینے سے لگی تھی۔ سرتیکے کی بجائے اس کے بازو پر تھا۔ ایک بازو اس کے گرد سے پھیلا یا تھا اور ایک گال تلے تھا۔ کتنی پرسکون تھی وہ اس پل۔ ناکسی قسم کی جھجک تھی نا خوف۔ فرہاد نے آہستہ سے اس کے چہرے پر پھیلے بال ہٹائے۔ من موہنی سی صورت اس وقت دل کر چھو رہی



## Kitab Nagri Special

تھی۔ فرہاد کا دل کیا اس خوبصورت صبح اس کے ایک ایک نقش کو چھو لے۔ لیکن اس نے خود پر قابو پایا تھا۔ آہستگی سے اپنا بازو اس کے نیچے سے نکالتے ہوئے اس کا سر تکیے پر رکھا۔ اس کا بازو اپنے اوپر سے ہٹایا۔ وہ تھوڑا سا کسمسائی لیکن پھر نیند میں چلی گئی۔ روشن اور خوبصورت گہری براؤن آنکھیں بند تھیں۔ خوبصورت کٹاؤ والے لب ایک دوسرے میں پیوست تھے۔ فرہاد کو جذبات پر قابو پانا مشکل لگا تھا۔ حالانکہ یہ کوئی پہلی قربت تو نہیں تھی جو ان دونوں کے درمیان آئی تھی۔ لیکن فرہاد اتنا بے بس ہو گیا تھا۔ کہ اسے لگتا وہ جب جب اس سے ملتا ہے فارہ کی محبت اس کے دل میں اپنی جڑیں اور مضبوط کرتی جا رہی ہے۔ اس کا دل ہمک ہمک کر کوئی انوکھا احساس پانے کی جستجو کرتا تھا۔ پھر اس پر یہ احساس بھی غالب آ جاتا کہ وہ اس کے نکاح میں ہے۔ اور جب یہ احساس زیادہ حاوی ہوتا وہ سب بھول جاتا تھا۔ اسی طرح اب بھی اس نے جھک کر نرمی سے اس کی بند آنکھوں کو چھوا تھا۔ اس کی ستواں ناک سے اپنا ناک ہلکے سے مس کیا۔

"پاگل۔۔" لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ سجا کر فرہاد نے اسے محبت سے دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔ اپنا تکیہ فارہ کے ساتھ لگایا۔ اور فریش ہونے واش روم میں گیا تھا۔ صبح کے نوجھنے والے تھے اور ایک بجے کی فلائیٹ سے اسے لاہور جانا تھا۔ گھر جا کر ابھی پیکنگ بھی کرنی تھی۔ فریش ہو کر اس نے رفیق کو کال کی۔ اور ملازمہ کی بابت دریافت کیا۔

"جی صاحب۔۔۔ انتظام ہو گیا ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ پھر ابھی لے آؤ اسے یہاں۔۔۔ اور اسے بتا دیا نا جاب کے متعلق کہ اسے یہاں رہنا پڑے گا۔۔۔"

## Kitab Nagri Special

"جی صاحب۔۔۔ بے فکر رہیں۔۔۔ سب بات ہو گئی ہے۔۔"

"ٹھیک ہے آ جاؤ جلدی آنا۔۔"

جب تک رفیق آیا فرہاد نے دودھ کے ساتھ بسکٹ کھائے۔ فارہ ہنوز نیند میں تھی۔ فرہاد نے ملازمہ کو سب تفصیل بتائی اس کی دوائی کے متعلق۔ اور فارہ کے کھانے پینے کا خیال رکھنے کی خصوصی تاکید کی۔ ساتھ ہی ملازمہ کا فون نمبر بھی لیا۔

"او کے آپ نیچے جائیں میں آتا ہوں۔۔۔" تمام ہدایات دینے کے بعد فرہاد نے ملازمہ سے کہا وہ سر ہلاتی کمرے سے باہر گئی تو فرہاد فارہ کے پاس آیا۔۔

"اب جانے کب ملاقات ہو پائے۔۔۔ میں تمہیں بہت مس کروں گا فارہ۔۔۔ مجھے نہیں معلوم میرے اندر تمہارے لیے اتنی فکر اور محبت کہاں سے پیدا ہو رہی ہے۔۔۔ لیکن ہو رہی ہے۔۔۔ میرا اس پر قابو نہیں ہو رہا۔۔۔ اور اب تو میں قابو کرنا بھی نہیں چاہتا۔۔۔ آئی لو یومائی ڈیر وائف۔۔۔ ہو پ وی ول میٹ سون۔۔۔ بائے۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔" فرہاد نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔ آخر میں کہتے ہوئے اس نے اس کے ہاتھ کی پشت پر بوسہ لیا اور آہستگی سے واپس رکھا۔ اور اٹھتے وقت اس کی پیشانی چومی تھی۔ اس کا دل اس وقت فارہ کو اس حالت میں بالکل بھی چھوڑ کر جانے کا نہیں تھا۔ لیکن مجبوری تھی۔ ابھی بہت سے اہم کام انجام دینے تھے۔ جن کے لیے سالوں سے محنت کی تھی۔ اور کٹھن انتظار کے بعد اب وہ مرحلہ بہت قریب تھا۔

\*\*\*\*\*

## Kitab Nagri Special

جاری ہے

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com